مولای صل وسلم دائما ابدا   علی حبیبک خیر الخلق کلھم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نماز مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلس ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رح کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنھوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجّہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است   خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۸ سائیڈ بی ۲ اپریل ۱۹۸۲ء

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَظْھَرُ الْکِذْبُ حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَیَحْلِفُ وَلَا یُسْتَحْلَفُ وَیَشْھَدُ وَلَا یُسْتَشْھَدُ اَلَا مَنْ سَرَّہٗ بُحْبُوْحَۃَ الْجَنَّۃِ فَلْیَلْزَمِ الْجَمَاعَۃَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَھُوَ مِنَ الْاِثْنَیْنِ اَبْعَدُ وَلَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ ثَالِثُھُمْ وَمَنْ سَرَّتْہُ حَسَنَتُہٗ وَسَاءَتْہُ سَیِّئَتُہٗ فَھُوَ مُؤْمِنٌ [1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ

---

[1] مشکوٰۃ ص: ۵۵۴

کی تعظیم و تکریم کیا کرو، کیونکہ وہ تمہارے برگزیدہ اور بزرگ ترین لوگ ہیں۔ پھر وہ جو اُن کے قریب ہیں (یعنی تابعین) پھر وہ جو اُن کے قریب ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر جھوٹ ظاہر ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص قسم کھائے گا، حالانکہ اس سے قسم کھانے کا مطالبہ نہیں ہو گا، اور گواہی دیگا حالانکہ اس سے گواہی دینے کو نہ کہا جائے گا، یاد رکھو جو شخص جنّت کے بالکل درمیان رہنا چاہے تو اُس کو چاہیے کہ جماعت کو لازم پکڑے۔ کیونکہ شیطان اس شخص کا ساتھی بن جاتا ہے جو خود رائے اور جماعت سے) علیحدہ اور تنہا ہوتا ہے۔ شیطان تو دو شخصوں سے بھی (جو اجتماعیت و اتحاد کے ساتھ ہوں) دُور بھاگتا ہے اور ہاں کوئی مرد کسی اجنبی (یعنی غیر محرم عورت) کے ساتھ تنہائی میں ہرگز نہ رہے کیونکہ اُن کا تیسرا ساتھی شیطان ہوتا ہے۔ نیز جس شخص کو اس کی نیکی خوشی اور اطمینان بخشے اور اس کی بدی اس کو غمگین و مضطرب کر دے وہ مؤمن ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے اَکْرِمُوْا اَصْحَابِیْ میرے صحابہ کا اکرام کرو فَاِنَّهُمْ خِیَارُکُمْ کیونکہ وہ تم میں سب سے بہتر ہیں جو متقدم صحابہ ہیں پہلے آنے والے صحابی ہیں وہ بعد کے آنے والوں سے بہتر ہیں ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَلُوْنَهُمْ اس کے بعد درجہ اُن لوگوں کا ہے جو صحابہ کے بعد آئیں گے۔ یعنی جنہیں تابعین کہا جاتا ہے۔ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ اُن کے بعد وہ کہ جنہیں تبع تابعین کہا جاتا ہے۔

تابعین میں امام اعظم رحؒ ہیں کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو متعدد بار اُنھوں نے دیکھا ہے تو پہلا درجہ صحابہ کرام کا، دوسرا درجہ تابعین کا ہے جو اُن کے بعد آتا ہے اور تیسرا درجہ اُن کے بعد تبع تابعین کا ہے ارشاد فرمایا ثُمَّ یَظْهَرُ الْکِذْبُ پھر جھوٹ غالب آجائے گا لوگوں کی طبیعتوں پر، سچّائی کی بجائے جھوٹ کا غلبہ ہونے لگے گا۔ حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَیَحْلِفُ وَلَا یُسْتَحْلَفُ ایک آدمی خود بخود بغیر چاہے قسم کھانے پر تیّار ہو جائے گا۔ بے ضرورت قسم کھانے پر تیّار ہو جائے گا اور بے ضرورت قسم کھانا جبکہ کسی نے کہا بھی نہ ہو کہ کھاؤ جیسے کہ عادت بنالے کوئی آدمی، بہت قسمیں کھاتے، وہ پھر غلط ہو جائے گا۔ اس میں غلط باتوں پہ قسمیں ہو جاتی ہیں۔ تو خُدا کے نام کا غلط استعمال ہو اور وہ بھی خُدا کے نام پر قسم کی شکل میں غلط استعمال ہو یہ تو بہت بُری بات ہے۔

وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ خود بخود گواہی دینے پر تیار رہے گا آدمی، بغیر گواہی مانگے مطلب یہ ہے کہ جھوٹے گواہ ہو جائیں گے۔ سچے گواہوں کے بارے میں جو یہ حکم ہے کہ لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ جو تمہیں معلوم ہے وہ نہ چھپاؤ۔ اُن کے تو ذمے ہے گواہی دینا اور جھوٹے گواہ جو ہوتے ہیں وہ خود تیار ہوتے ہیں گواہی پر، بے کہے تیار ہوئے ہیں پیسے لیتے ہیں گواہی پر۔

حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا۔ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ارشادات ہی میں ہے۔ اَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ جس آدمی کو یہ پسند ہو کہ وہ جنت کے اعلیٰ حصے میں جائے وسط حصے میں جائے تو اُسے چاہیے کہ وہ جماعت کی پابندی کرے۔ جماعت کے ساتھ رہے فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ کیونکہ اِکّا دکّا جو لوگ ہوتے ہیں اُن کے ساتھ شیطان لگ جاتا ہے۔

تو ایسے ہی حال ہے کہ صحابہ کرام کی جماعت سے لے کر آج تک جو عقائد اور اعمال چلے آرہے ہیں ان پر قائم رہنا تو بہت ہی ضروری ہے اور جو اِکّا دُکّا کسی نے مسئلہ نکال لیا ہے۔ اُن کو کہا جاتا ہے تَفَرُّدَاتْ اور وہ سب سے ہُوئے پہلے سے بھی ہوتے آئے ہیں۔ ان کو تَفَرُّدَاتْ کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں کہ یہ اُن کی اپنی رائے ہیں۔ اُنھیں کسی نے لیا نہیں، یہ چلے نہیں ہیں آگے۔ اسے لوگوں نے پسند نہیں کیا ہے تو وہ نہیں کیا۔ ان کی رائے اپنی جگہ ان کا اکرام اپنی جگہ۔ باقی چیزیں جو لکھی ہیں۔ وہ سب آتی جاتی ہیں کہیں کہیں جیسے ان کے تَفَرُّدَاتْ اکیلے ہو گئے وہ کسی بات میں وہ نہیں لیا۔

تو جماعت یعنی جماعتِ صحابہ کے ساتھ رہنا اور اُن کے مسلک پر قائم رہنا یہ سب سے زیادہ ضروری ہے اگر ان سے ہٹے گا، الگ ہوگا تو فذّ ہو گیا الگ الگ ٹکڑے جیسے بن جاتے ہیں اُن کے ساتھ شیطان ہوگا۔

وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ

اور دو جہاں ہوں وہاں شیطان زیادہ دُور ہو جاتا ہے اور جہاں پُوری جماعت ہو۔ وہاں شیطان نہیں ہوتا۔

اور ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ اجنبی عورت کے ساتھ تنہا نہ رہے۔

اور ارشاد فرمایا مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ کوئی آدمی یہ دیکھنا چاہے کہ مجھے میں ایمان کتنا ہے اپنے ایمان کو آزمانا چاہے تو پھر یہ دیکھ لے کہ اسے نیکی کر کے خوشی ہوتی ہے یا نہیں ہوتی اور بُرائی کر کے تکلیف پہنچتی ہے یا نہیں پہنچتی۔

(باقی ص ۴۱ پر)

دکھائی۔

امام شافعی علیہ الرحمۃ جیسے جلیل القدر امامِ حدیث و فقہ کا ارشاد ہے کہ آسمان کے نیچے کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب موطا امام مالک سے زیادہ صحیح نہیں ہے . . .

حدیث کے باب میں اُن کے قائم کردہ اُصول جن کا التزام اُنہوں نے برابر کیا ہے۔ ہمارے نزدیک نہایت قابلِ اعتماد ہیں جس سے اُن کی کتاب کا رنگ بالکل مختلف ہو گیا ہے۔ ان کی احتیاطوں کی شان کتاب کے مطالعہ کے دوران محسوس ہوتی ہے . . . الخ" (ص ۱۴۸، مبادی تدبر حدیث)

کیا امین احسن اصلاحی صاحب ان سب روایتوں اور حدیثوں کو قرآن کے مخالف خبرِ واحد کہہ کر رد کر دیں گے یا اُن کی رائے کے مطابق منافقین اور یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خفیہ طور پر بدکاری کے اڈے چلا رہے تھے۔ وہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے دور تک چلے آ رہے تھے اور ان روایتوں میں جن اشخاص کا ذکر ہے (اگرچہ قرآن سے اُن کے مسلمان ہونے کا پتہ چلتا ہے) وہ یہود و منافقین ہی تھے۔

بقیہ : درسِ حدیث

ایمان والا جو آدمی ہو گا جس کے دِل میں ایمان ہو گا۔ جب بُرائی ہو گی تو اُسے تکلیف پہنچے گی، اگر خود بُرا کام ہو گیا اس سے تو تکلیف پہنچے گی، تو مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

جو آدمی ایسا ہو کہ اگر اس سے کوئی اچھا کام ہو جائے تو اُسے اس اچھے کام سے خوشی ہوتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہُوا کہ اس کے دِل میں ایمان ہے اور ایمان کو جو غذا پہنچتی ہے ایمان کے مناسب جب کوئی کام کرتا ہے تو ایک سرور محسوس کرتا ہے آدمی۔ دکھاوا نہیں

بلکہ خود بخود اندر ایک کیفیت محسوس کرتا ہے آدمی سَاءَتْهُ سَيِّئَتُهٗ کوئی بُرا کام اگر ہو جاتا ہے تو اس کے بعد طبیعت میں اس کے پریشانی ہو جاتی ہے اور بُرائی محسوس کرتا ہے کہ میں نے یہ بُرا کام کیا اس بُرائی کے بُرے ہونے کی وجہ سے اس کو تکلیف پہنچتی ہے اگر کسی کے اندر یہ بات پائی جاتی ہے فھو مؤمن تو پھر وہ کامل الایمان ہے۔ اس کا ایمان درست ہے اور ٹھیک ہے اور کامل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح عقائد پر قائم رکھے اور صحابۂ کرام کے ساتھ محشور فرمائے آمین۔